ام ہانی بنت حضرت مولانا محمد ابراہیم فانیؒ

آہ... میرے ابو جیؒ

سمجھ میں نہیں آتا کہ ابو جی پر کیا لکھوں؟ کس طرح لکھوں؟ دل مضطرب ہے سوچ اور فہم ساتھ چھوڑ گئے ہیں، دل و دماغ میں ایک ہلچل مچی ہوئی ہے اور دماغ منتشر ہے۔سوچوں پر تالے لگ گئے ہیں دل کسی ضدی بچے کی طرح مچل رہا ہے کہ میرے ابو جی مجھے لوٹا دو۔ ابھی تک یقین نہیں آتا کہ واقعی ابو جی ہم سے جدا ہوگئے ہیں جس کے بارے میں سوچا کرتی تھی اگر ایسا ہوگیا تو میں کیسے برداشت کر پاؤنگی؟ کیسے زندہ رہونگی؟لیکن موت سے کس کو رستگاری ہے؟ یہ دنیا دارالفنا ہے اور ہمارے ابو جی بھی دارالفنا کو چھوڑ کر دارالبقا کی طرف چلے گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون ہمارے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اتنی جلدی ابو جی ہمیں چھوڑ کر چلے جائینگے۔جانے والوں میں کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے جانے پر آسمان و زمین بھی نوحہ کرتے ہیں لیکن جو بندہ اللہ کو محبوب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کا شوق رکھتے ہیں۔ابو جان! میں آپ جیسا محسن کہاں سے لاؤں گی؟ ابو جی کیسے یقین کروں کہ اب میں قیامت آپکی حسین صورت کو ترسوں گی۔آپ کیا گئے ہمارے خواب تعبیریں پانے سے پہلے ہی ختم ہوگئے۔ابو جی آپ کیا گئے ہمارے ہونٹ مسکرانا ہی بھول گئے۔ابو جی آپ کیا گئے ہم خوشی کے لفظ سے بھی نا آشنا ہوگئے۔

اے دلِ بے قرار چپ ہوجا جاچکی ہے بہار چپ ہوجا
اب نہ آئیں گے روٹھنے والے دیدۂ اشکبار چپ ہوجا

ابو جی کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار صفات اور خصوصیات سے نوازا تھا۔علم و عمل، زہد و تقویٰ، تواضع وانکساری، عقل و فہم، ایثار و قربانی، خلوص اور مہمان نوازی یہ سب ان کی گھٹی میں شامل تھے۔ابو جی سراپا محبت تھے۔ وہ ایک آئیڈیل باپ، بیٹے اور شوہر تھے۔ان کی گھریلو زندگی بھی بہت پیاری تھی ۔ہمیں دوستانہ ماحول دیا تھا۔ابو جی عجز و انکساری اور صبر و تحمل کے پیکر تھے۔انتہائی بیماری کی حالت میں بھی فرماتے کہ الحمد للہ میں بالکل ٹھیک ہوں یہ بیماری بھی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ابو جی اعلیٰ درجے کے اخلاق کے مالک تھے جو بھی آپ کو تکلیفیں پہنچاتا آپ اس کے ساتھ بھی احسان کا معاملہ فرماتے اور ہمیں بھی اس بات کا درس دیتے۔ابو جی کو ہم سب بہن بھائیوں سے بہت محبت تھی۔ میں ان کی بہت لاڈلی تھی۔جیسے ہی ابو جی گھر میں تشریف لاتے آکے سب سے پہلے میرا نام لیتے تھے۔ابو جی کیلئے چائے بنانا، کتابوں کو ترتیب سے رکھنا،شوگر چیک کرنا یہ سب میری ذمہ داریاں تھی۔شوگر کی وجہ سے

ابو جی کے پاؤں میں زخم بن گئے تھے جب میں اس زخموں کی مرہم پٹی کرتی تو ابو جی مجھے بہت دعائیں دیتے اور فرماتے بیٹیاں سب کی بہت پیاری ہوتی ہیں لیکن میری بیٹی بہت ہی پیاری ہے۔

ہم بہن بھائیوں میں سے کوئی بھی اچھا کام کرتا تو اس کی بہت تعریف اور حوصلہ افزائی فرماتے۔ایک بار ابو جی ایک کیسٹ لے آئے جس میں ''اباجی'' شیخ المشائخ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم کی پشتو زبان میں تقریر تھی اس تقریر کو اردو میں ترجمہ کرکے لکھنا تھا چونکہ ابو جی کی علمی مصروفیات بہت زیادہ تھیں تو میں نے اس تقریر کو ترجمہ کرکے لکھ دیا اور جب ابو جی کو دکھایا تو بے تحاشا خوش ہوئے حوصلہ افزائی فرمائی اور انعام بھی دیا۔

ابو جی چار زبانوں کے بہترین شاعر تھے۔ایک بار میں نے عرض کیا: ابو جی! مجھے علامہ اقبالؒ کے یہ اشعار بہت پسند ہیں

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر　　روز محشر عذر ہائے من پذیر
گر حسابم را تو بینی ناگزیر　　از نگاہ مصطفیٰ پنہاں بگیر

یہ اشعار سنتے ہی ابو جی آبدیدہ ہوگئے اور فرمایا یہ اشعار تو ہمارے دل کی آواز ہے اور میرے حسن انتخاب کی بہت تعریف کی۔ابو جی کو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق تھا،فرماتے تھے جو دن میں نے تحریک ختم نبوت کے سلسلے میں جیل میں گزارے ہیں وہی میری زندگی کا سب سے بہتر اثاثہ اور سرمایہ ہیں۔ابو جی دن رات، چلتے پھرتے ،اٹھتے بیٹھتے ہر وقت درود شریف پڑھتے تھے اور فرمایا کرتے کہ ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنی اوسط عمر کے مطابق کم از کم ۶۰، ۷۰ لاکھ درود شریف پڑھے۔ابو جی تقریباً ۳۲ دن ہسپتال میں زیر علاج رہے وہاں بھی ۳ لاکھ سے زیادہ درود شریف پڑھا، والدہ محترمہ فرماتی ہیں ابو جی نیم بے ہوشی کی حالت میں بھی درود شریف پڑھتے تھے۔

ہمارے ابو جی تواضع و انکساری کے پیکر تھے اور تواضع بھی ایسی کہ پچھلے دس سال سے چارپائی پر نہیں سوئے تھے فرمایا کرتے تھے ''میں تو اللہ کا بہت گناہگار بندہ ہوں زمین پر لیٹنے کا بھی قابل نہیں ہوں'' ابو جی کو دنیا کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا۔حلال وحرام کے معاملے میں بھی بہت احتیاط فرمایا کرتے تھے۔

ڈھونڈوگے ہمیں ملکوں ملکوں　　ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم

میں نے اپنی زندگی میں ابو جی جیسا شفیق مہربان اور محبت کرنے والا انسان نہیں دیکھا۔حضرت ابو جیؒ شدید بیماری کے حالت میں بھی اسباق سے ناغہ نہیں کرتے تھے۔پاؤں کا آپریشن ہوا تھا ڈاکٹروں نے انگلی کو کاٹ دیا تھا،ہسپتال سے واپس آنے کے دوسرے ہی دن ویل چیئر پر بیٹھ کر مدرسے تشریف لے گئے میں نے بہت کہا ابو جی آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں آج چھٹی کیجئے تو فرمایا کہ بیٹا میری انگلی کاٹی گئی ہے زبان تو سلامت ہے۔میں حرام تنخواہ لیکر کیا کرونگا پھر مسکرائے اور فرمایا! ''جب میری بیٹی مجھے دم کریگی تو میں بالکل ٹھیک ہوجاؤنگا'' اللہ تعالیٰ ابو جی کی مغفرت فرمائے۔